اداریہ (EDITORIAL)

دیکھئے: بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

جو بھی ہو، حکومتیں عام طور سے حقوق انسانی کے غصب کی اساس پر بنتی ہیں اور اکثر خون انسانی کو بے دردی سے بہا کر طاقت حاصل کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بنام 'عدالت' ہر طرح کا ظلم، زبردستی اور سفا کی روا رکھنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔ یہی کھیل ان کے اقتدار کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ حکومت جس طرز کی ہو، چاہے تاج شاہی زیب سر (یا بار سر) کئے ہو، تانا شاہی اور آمریت کی کجکلاہی کی رنگیر ہو، یا پھر آج کے فیشن کی مزین جمہوریت کے لبادہ سے آراستہ ہو، کسی نہ کسی اسی گھسے پٹے ڈھرے پر چلتی ہے۔ (زیادہ سے زیادہ اس ڈھرے کو نئے نئے خوشنما نام دے کر) اس ڈھرے پر اپنی راہ آسان، محفوظ اور خطروں سے 'پاک' بنانے کے لئے حکومت کے پاس ایک مجرب نسخہ مذہب کا سہارا (بلکہ مذہب کو غلام بنانا) ہوتا ہے۔ مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے ایمان اور ضمیر کا سودا حکومت کے لئے بہت آسان ہوتا ہے۔ اس سودے میں حکومت بہت سستے میں چھوٹ جاتی ہے۔ اس طرح حکمراں کو ظل الٰہی یا بھگوان کا اوتار یا اس کے ہم معنی لقب مفت ہاتھ آجاتے ہیں۔

(مذہب کو افیم حکومت ہی بناتی ہے اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے)

آج کی ایک حکومت (جو جمہوری بھی نہیں ہے بلکہ جمہوریت شکن ہے اور شاہی کی اترن چڑھائے ہوئے ہے) نے گذشتہ ۲؍جنوری کو اعلان کیا کہ اس نے انسانیت کی زمین پر بڑا ایٹمی دھماکہ کر دیا ہے۔ (ابھی کچھ ہی پہلے اس کی ہم پیالہ و ہم نوالہ کالی حکومت نے بھی ایسا ہی کالا ایٹمی دھماکہ کیا تھا) ایک بار پھر دنیا دہل گئی۔ ظاہر ہے، شیخ باقر النمر اور ان کے ساتھیوں کا خون ناحق بہایا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ انہوں صرف حقوق انسانی کے حق میں آواز بلند کی تھی۔ وہ اپنی تحریک میں شامل عوام و خواص کو یہی تلقین کرتے تھے کہ حکومت کے ہر ظلم و تشدد (بربریت) کا جواب (اسلحوں سے نہیں، بلکہ اہنسا سے) 'لفظوں' سے دینا۔ ان کی تحریک میں کبھی بھی نہ تشدد کا شائبہ آیا، نہ ہی بغاوت کی بو، نہ ہی قانون شکنی کی آہٹ، نہ ہی کسی مسلکی تفرقہ کی چھینٹ۔ پھر انہیں پھانسی نہیں دی گئی بلکہ بے دردی سے قتل کیا گیا۔ لیکن حیرت ہے، آج کی مہذب دنیا جہاں پھانسی کے خلاف رائے عامہ ہموار کی جارہی ہے اور جہاں حقوق انسانی کی ہلکی سی ہلکی خلاف ورزی پر پرزور آواز بلند کی جاتی ہے، وہاں بین الاقوامی سطح پر یک قطبی دنیا میں کوئی سخت لہجے میں احتجاج تک نہ ہوا۔ بلکہ حقوق انسانی کا دم بھرنے والی (نام نہاد پاسدار) حکومتوں، حقوق انسانی کے خصوصی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں کی جانب سے مسلسل خاموشی عیاں ہے۔ اس کا کیا پیغام ہے، ہمیں نہیں معلوم۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ شہید کا خون رایگاں نہیں جاتا۔

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

عوام تو شاید جلدی بھول جاتے ہیں لیکن آج کی ترقی یافتہ 'جانکار' حکومتیں تو جانتی ہی ہوں گی کہ کربلا کے خون نے کس طرح مستحکم ترین اموی سلطنت کی چولیں ہلادی تھیں اور کرخ کے خون میں کیسے عباسی سلطنت ڈوب گئی تھی------

م۔ر۔عابد